بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | یکم ربیع الاول ۱۳۹۴ھ ۲۶ رامان ۱۳۵۳ ہش ۲۶ مارچ ۱۹۷۴ء | نمبر ۶۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۵ رامان۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :- طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ۲۵ رامان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت گذشتہ رات تین بجے سے شدید سر درد کی وجہ سے ناساز ہے احباب صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا اپنے بڑے صاحبزادے محترم نواب زادہ محمد احمد خان صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع دیتے ہوئے تحریر فرماتی ہیں :-

کل سے تمام عوارض کی پھر شدت ہے وہی جلن، گھبراہٹ اور دھڑکن ہے۔ تمام بھائی بہنیں خصوصیت کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے شفا بخشے۔ آمین ؛

ربوہ ــــ ۲۲ رامان کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ناسازیٔ طبع کے باعث نماز جمعہ کے لئے مسجد اقصیٰ میں تشریف نہ لا سکے۔ نماز جمعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں اللہ تعالیٰ پر حقیقی ایمان و یقین کے نتائج و ثمرات کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ اِس زمانہ میں یہ انعامات حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی جماعت کو حاصل ہو رہے ہیں یہی وجہ ہے کہ ہر طرح کی مخالفت اور ناموافق حالات کے باوجود احمدیت ترقی پر ترقی کرتی چلی گئی ہے اور ہم اِس یقین پر قائم ہیں کہ ہمارے ذریعہ ہی اللہ تعالیٰ اِس زمانہ میں اسلام کو دُنیا پر غالب کرے گا لیکن حقیقی ایمان کے نتیجہ میں ہم پر جو ذمّہ داریاں عائد ہوتی ہیں ہمیں ہر لمحہ انہیں ادا کرنے کی فکر رکھنی چاہیئے تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کے زیادہ سے زیادہ انعامات کے مستحق بن سکیں ؛

ربوہ ــــ ۲۳ رامان کو یومِ مسیح موعودؑ کی تقریب پر لوکل انجمن احمدیہ کے زیرِ اہتمام مسجد مبارک میں ایک جلسہ زیرِ صدارت محترم مولانا ابو العطاء صاحب منعقد ہوا جس میں علمائے سلسلہ

(باقی صفحہ ۶ پر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کی نظر جذرِ قلب تک پہنچتی ہے وہ زبانی باتوں سے خوش نہیں ہوتا

زبان سے کلمہ پڑھنا یا استغفار کرنا بے فائدہ ہے جب تک انسان دل و جان سے ایسا نہ کرے

"انسان پر دو قسم کے حقوق ہیں۔ ایک تو اللہ کے دوسرے عباد کے۔ پہلے میں تو اسی وقت نقصان ہوتا ہے جب دیدہ دانستہ کسی امر اللہ کی مخالفت قولی یا عملی کی جائے مگر دوسرے حقوق کی نسبت بہت کچھ بچ بچ کے رہنے کا مقام ہے کئی چھوٹے چھوٹے گناہ ہیں جنہیں انسان بعض اوقات سمجھتا بھی نہیں۔ ہماری جماعت کو تو ایسا نمونہ دکھانا چاہیئے کہ دشمن پکار اٹھیں کہ یہ ہمارے مخالف ہیں مگر ہیں ہم سے اچھے۔ اپنی عملی حالت کو ایسا درست رکھو کہ دشمن بھی تمہاری نیکی خدا ترسی اور اتقاء کے قائل ہو جائیں۔

یہ بھی یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کی نظر جذرِ قلب تک پہنچتی ہے پس وہ زبانی باتوں سے خوش نہیں ہوتا۔ زبان سے کلمہ پڑھنا یا استغفار کرنا انسان کو کیا فائدہ پہنچا سکتا ہے جب تک وہ دل و جان سے کلمہ یا استغفار نہ پڑھے۔ بعض لوگ زبان سے استغفر اللہ کرتے جاتے ہیں مگر نہیں سمجھتے کہ اس سے کیا مراد ہے۔ مطلب تو یہ ہے کہ پچھلے گناہوں کی معافی خلوصِ دل سے چاہی جائے اور آئندہ کے لئے گناہوں سے باز رہنے کا عہد باندھا جائے اور ساتھ ہی اس کے فضل و امداد کی درخواست کی جائے۔ اگر اس حقیقت کے ساتھ استغفار نہیں ہے تو وہ استغفار کسی کام کا نہیں۔

انسان کی خوبی اسی میں ہے کہ وہ عذاب آنے سے پہلے اس کے حضور میں جھک جائے اور اس کا امن مانگتا رہے۔ عذاب آنے پر گڑگڑانا اور وَقِنَا وَقِنَا پکارنا تو سب قوموں میں یکساں ہے۔ ایسے وقت میں جبکہ خدا کا عذاب چاروں طرف سے محاصرہ کئے ہوئے ہو۔ ایک عیسائی ایک آریہ ایک چوہڑا بھی اس وقت پکار اٹھتا ہے کہ الٰہی ہمیں بچائیو۔ اگر مومن بھی ایسا کرے تو پھر اس میں اور غیروں میں فرق کیا ہوا۔ مومن کی شان تو یہ ہے کہ وہ عذاب آنے سے قبل خدا تعالیٰ کے کلام پر ایمان لا کر خدا تعالیٰ کے حضور گڑگڑائے۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۳۵۷، ۳۵۸)

ضروری اعلان

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منوّر احمد صاحب)

جیسا کہ پہلے کئی بار اخبار الفضل میں اعلان ہو چکا ہے کہ فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں آئی کیمپ (EYE CAMP) تقریباً ایک ماہ کے لئے قائم ہوگا مگر بعض وجوہ کی بناء پر EYE SPECIALIST کے آنے میں تاخیر ہو گئی تھی اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ تشریف لے آئے ہیں لہذا ربوہ اور مضافات کے آنکھوں کے مریض جنکو موتیا بند یا کالا موتیا ہو فوری طور پر ہسپتال تشریف لا کر مشورہ کریں۔ بستر ہمراہ لائیں ؛

خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد
چیف میڈیکل آفیسر فضلِ عمر ہسپتال۔ ربوہ

پبلشر: مسعود احمد ؛ پرنٹر:۔ سید عبد الحی ؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ ماہِ امان ۱۳۵۳ ہش

مذہب کی اصل اور بنیادی غرض

مذہب کی غرض بہت بلند و بالا اور ارفع و اعلیٰ ہے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ فی زمانہ اُن تمام قوموں اور تمام انسانوں نے جو رُوئے زمین پر آباد ہیں اور کسی نہ کسی مذہب کی طرف منسوب ہیں اُس غرض کو یکسر فراموش کر دیا ہے اور اس کی بجائے چند رسوم و رواج اور بود و باش کے مخصوص انداز کو مذہب کا نام دے چھوڑا ہے۔ جہاں تک مذہب کی اصل غرض کا تعلق ہے اسے جنّوں اور پریوں کے بے سر و پا اور لایعنی قصّوں کا درجہ دے کر عملی طور پر ناممکن الحصول سمجھ لیا گیا ہے۔ ہر مذہب والوں کے پاس صرف قصّے ہی قصّے ہیں۔ مذہب اور اس کی زندہ اور زندگی بخش حقیقت سے بلا استثناء سب ہی عاری ہیں۔ یہی وہ ہلاکت آفریں صورتِ حال تھی جس نے تقاضا کیا کہ عالمگیر فساد و بگاڑ اور زوال و اضمحلال کے زمانہ میں وہ موعودِ کُل ادیان و کُل اقوام دنیا میں مبعوث ہو جس کے متعلق خبر دی گئی تھی کہ وہ مذہب کی اصل غرض اور حقیقت کو دُنیا پر آشکار کر کے اُس حقیقی طور پر زندہ اور زندگی بخش مذہب کی طرف اُس کی راہنمائی کرے گا جو اقوام و افراد کی زندگیوں میں اُس غرض کو عملاً پُورا کر دکھانے کی پوری پوری صلاحیت رکھتا ہے۔

چنانچہ جب تاریکی و گمراہی اور ظلمت و ضلالت اپنی انتہاء کو پہنچ گئی تو حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود باجود میں وہ موعودِ کُل ادیان و کُل اقوام مبعوث ہوا اور اُس نے مذہب کی اصل غرض کو آشکار کر کے دنیا میں ببانگِ دہل یہ اعلان کیا کہ جملہ مذاہب میں سے صرف اور صرف اسلام ہی وہ مذہب ہے جو مذہب کی اصل غرض کو عملاً پورا کر دکھانے کی پوری پوری صلاحیت سے بھرپور و معمور ہے۔ مثال کے طور پر آپ نے مذہب کی اصل غرض کو جسے دنیا کُلّی طور پر فراموش کر چکی تھی واضح کرتے ہوئے فرمایا:۔

"واضح رہے کہ مذہب کے اختیار کرنے سے اصل غرض یہ ہے کہ تا وہ خدا جو سرچشمہ نجات کا ہے اُس پر ایسا کامل یقین آجائے کہ گویا اس کو آنکھ سے دیکھ لیا جائے کیونکہ گناہ کی خبیث رُوح انسان کو ہلاک کرنا چاہتی ہے اور انسان گناہ کی مہلک زہر سے کسی طرح بچ نہیں سکتا جب تک اس کو اس کامل اور زندہ خدا پر پورا یقین نہ ہو اور جب تک معلوم نہ ہو کہ وہ خدا ہے جو مجرم کو سزا دیتا ہے اور راستباز کو ہمیشہ کی خوشی پہنچاتا ہے۔ یہ عام طور پر ہر روز دیکھا جاتا ہے کہ جب کسی چیز کے مہلک ہونے پر کسی کو یقین آجائے تو پھر وہ شخص اس چیز کے نزدیک نہیں جاتا۔ مثلاً کوئی شخص عمداً زہر نہیں کھاتا، کوئی شخص شیر خونخوار کے سامنے کھڑا نہیں ہو سکتا اور کوئی شخص عمداً سانپ کے سوراخ میں ہاتھ نہیں ڈالتا۔ پھر عمداً گناہ کیوں کرتا ہے۔ اس کا یہی باعث ہے کہ وہ یقین اس کو حاصل نہیں جو ان دوسری چیزوں پر حاصل ہے۔ پس سب سے مقدم انسان کا یہ فرض ہے کہ خدا پر یقین حاصل کرے اور اُس مذہب کو اختیار کرے جس کے ذریعہ سے یقین حاصل ہو سکتا ہے تا کہ وہ خدا سے ڈرے اور گناہ سے بچے۔"

(نسیم دعوت صفحہ ۸۱، ۸۲)

اس سے واضح ہے کہ مذہب کی اصل غرض اُس زندہ خدا پر کامل یقین اور معرفت کے رنگ میں ایمان لانا ہے جو نجات کا سرچشمہ ہے یعنی جس پر ایمان لانے کے نتیجہ میں انسان گناہ کی آلودگیوں اور آلائشوں سے بکلّی پاک ہو جاتا ہے۔ گناہوں سے بکلّی پاک ہونا اس امر پر موقوف ہے کہ اُس کی ہستی پر ایمان لانے والے کے دل میں یہ بات میخ کی طرح گڑ جائے کہ وہ مجرم کو سزا دیتا اور راستباز کو ہمیشہ کی خوشی پہنچاتا ہے۔ ایمان باللہ کامل نہیں ہوتا جب تک دو جذبے انسان میں پورے طور پر نشو و نما پا کر اپنے کمال کو نہ پہنچیں۔ ایک خشیتِ الٰہی اور دوسرے محبتِ الٰہی۔ خشیتِ الٰہی اس لئے کہ وہ مجرم کو سزا دیتا ہے اور محبتِ الٰہی اس لئے کہ وہ رحمتِ تام یعنی بار بار اور بے انتہاء رحم کرنے والا اور ہمیشہ کی خوشی پہنچانے والا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا تعالیٰ کی ہستی پر حقیقی زندہ اور کامل ایمان اور اس تعلق میں محبتِ الٰہی کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"مذہب سے غرض کیا ہے؟ بس یہی کہ خدا تعالیٰ کے وجود اور اسکی صفاتِ کاملہ پر یقینی طور پر ایمان حاصل ہو کر نفسانی جذبات سے انسان نجات پا جاوے اور خدا تعالیٰ سے ذاتی محبت پیدا ہو کیونکہ درحقیقت وہی بہشت ہے جو عالمِ آخرت میں طرح طرح کے پیرایوں میں ظاہر ہوگا۔ اور حقیقی خدا سے بے خبر رہنا اور اُس سے دُور رہنا اور سچی محبت اُس سے نہ رکھنا درحقیقت یہی جہنم ہے جو عالمِ آخرت میں انواع و اقسام کے رنگوں میں ظاہر ہوگا۔ اور اصل مقصود اس راہ سے یہ ہے کہ اس کو خدا کی ہستی پر پورا یقین حاصل ہو اور پھر پوری محبّت ہو۔"

(چشمۂ مسیحی صفحہ ۲۰ طبع اوّل)

پس مذہب کی اصل غرض یہ ہے کہ انسان حیّ و قیوم خدا کی ہستی اور اس کی صفات پر زندہ حقیقی اور کامل ایمان لانے کے بعد خشیتِ الٰہی اور محبتِ الٰہی کے اوصاف سے اِس طرح متصف ہو کہ اُس پر فیوضِ رحمت اُترنے شروع ہو جائیں جنکے زیرِ اثر اندرونی آلائشیں دُور ہو کر صحنِ سینہ یقین اور معرفت سے پُر ہو جائے۔ جس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے رُوئے زمین پر بسنے والے تمام انسان مذہب کی اس غرض کو فراموش کر چکے تھے حتیٰ کہ مسلمان بھی دینِ کامل کے حامل ہونے کے باوجود اس سے یکسر غافل تھے۔ وہ اس غرض سے ایک حد تک آگاہ تو تھے اور اس بات کو بھی تسلیم کرتے تھے کہ یہ غرض اسلام کے ذریعہ ایک زمانہ میں بہ تمام و کمال پُوری ہوئی اور بڑی شان سے پُوری ہوئی لیکن ان کا اعتقاد یہ تھا کہ اس غرض کا ہماری زندگیوں میں پُورا ہونا اگر ناممکن نہیں تو محال ضرور ہے۔ ان کے پاس دیگر مذاہب والوں کی طرح بس قصّے ہی قصّے تھے کہ یہ غرض فلاں زمانہ میں فلاں بزرگ کے وجود میں پُوری ہوئی لیکن یہ امر کہ آج بھی یہ غرض ہمارے وجودوں میں پوری ہو سکتی ہے اس کا انہیں نہ یقین تھا اور نہ اس کے وہ قائل ہی تھے۔ مختلف مذاہب میں مقابلہ صرف اس حد تک محدود تھا کہ ہر کوئی اپنے بزرگوں کی کرامات کے قصّے سُنا کر دوسرے کو مرعوب اور لاجواب کرنے پر اُدھار کھائے بیٹھا تھا۔ قصّوں کا مقابلہ قصّوں سے ہی ہو رہا تھا اور اس مقابلہ میں مدِّ مقابل کو نیچا دکھانے کے لئے دونوں ہی کی طرف سے نت نئے قصّے گھڑے جا رہے تھے۔ کوئی ایک مذہب بھی ایسا نہ تھا جس کے ماننے والے اپنے وجودوں میں اس غرض کے بہ تمام و کمال پُورا ہونے کا دعویٰ کر سکیں اور دُنیا کو یہ باور کرا سکیں کہ خدا ہے اور جو اُس کی ہستی اور صفات پر حقیقی اور زندہ ایمان سے بہرہ ور ہوتے ہیں ان کے وجودوں کو وہ اپنی تجلّیات کا مورد بناتا ہے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ ایمان باللہ کمزور سے کمزور تر ہوتا جا رہا تھا اور غیر شعوری طور پر طبائع دہریت کو قبول کرنے کی طرف مائل ہوتی جا رہی تھیں۔

یہی وہ صورتِ حال تھی جس نے اسلام کی زندگی اور زندگی بخش قوّت کا ثبوت دینے اور اس کا عملی نمونہ پیش کرنے کے لئے موعودِ کُل ادیان و کُل اقوام کی حیثیت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے فرزندِ جلیل اور نائبِ خاص کی بعثت کا تقاضا کیا۔ چنانچہ خدائی وعدوں اور پیشگوئیوں کے عین مطابق مسیح موعود کی حیثیت سے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت ظہور میں آئی۔ آپ نے نہ صرف یہ کہ مذہب کی اصلی اور بنیادی غرض سے دنیا کو آگاہ فرمایا بلکہ اپنے اور اپنے متبعین کی وجودوں میں اس کا عملی نمونہ پیش کر کے محض قصّوں پر انحصار کرنے والوں کا قصّہ ہی پاک کر دیا اور اس طرح ایک زندہ اور زندگی بخش حقیقت کے طور پر اسلام کی لازوال اور بے مثال صداقت کو اس شان سے آشکار فرمایا کہ تمام مذاہب مقابلے سے عاجز آئے بغیر نہ رہے اور انہیں راہِ فرار اختیار کرتے ہی بنی۔ جس کا اظہار آپ نے ان اشعار میں کیا ہے ؎

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے ٭ یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے
اور دینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا ٭ کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے
تھک گئے ہم تو انہیں باتوں کو کہتے کہتے ٭ ہر طرف دعوتوں کا تیر چلایا ہم نے
آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

آزادی ضمیر کے عظیم علمبردار

تقریر برموقعہ جلسہ سالانہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

(۴)

فتح مکہ اور آزادی ضمیر کا شاندار نظارہ

قریش مکہ نے بہت جلد شرائط صلح کو توڑ دیا۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے حلیف قبیلہ پر حملہ آور ہوئے مظلوم قبیلہ نے حسب دستور ملک نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مدد طلب کی۔ حضور حلف کے اصول کے مطابق ان کی مدد کرنے پر مجبور تھے۔ قریش سے اس مزاحمت کا آخری نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ مکہ میں فاتحانہ شان سے مگر بغیر کسی خونریزی کے داخل ہو گئے۔ اہل مکہ نے اپنی آخری شکست کو تسلیم کر لیا۔ حضور نے سرداران قریش سے دریافت فرمایا کہ اب آپ لوگ اپنے خیال کے مطابق کس سلوک کے مستحق ہیں سب نے آپ کی شان کریمی کا ذکر کیا اور چپ ہو گئے مگر وہ پاک پیغمبر جو روز اول سے آزادی ضمیر کا علمبردار تھا آج تو اس کی اس شان کے انتہائی اظہار کا موقعہ تھا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فوراً اعلان فرمایا

لا تثریب علیکم الیوم
اذھبوا انتم الطلقاء

آج آپ لوگوں پر کوئی سرزنش نہیں آپ جا سکتے ہیں آپ سب آزاد ہیں۔ اس اعلان میں انتم الطلقاء کے الفاظ درحقیقت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے مشن کی تکمیل کا اعلان ہیں۔

قریش مکہ یہ شان، یہ عظمت، یہ بے مثال عفو و درگذر دیکھ کر دنگ رہ گئے۔ سب پر کھل گیا کہ واقعی محمد محمد ہے اس کی عظمت کی انتہا نہیں جو

محمد ہست برہان محمد

ایک بڑی جماعت پکار اٹھی کہ ہم ایمان لاتے ہیں ہم اسلام قبول کرتے ہیں نشھد ان لا الٰہ الا اللہ و نشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حق کے قبول کرنے والوں کے لئے دعا فرمائی وہ سب اپنی آزادی اور مرضی سے اسلام قبول کر رہے تھے مگر دوسروں پر کوئی جبر نہ فرمایا۔ انہیں اپنے عقیدہ کی آزادی حاصل تھی تاریخی واقعہ ہے کہ بہت سے لوگ اس موقعہ پر کفر پر قائم رہے اور آہستہ آہستہ تحقیق کے نتیجہ میں مسلمان ہوئے۔ کتب تاریخ میں لکھا ہے کہ:۔

"فتح مکہ کے موقعہ بہت سے قریش کفر پر قائم رہے اور اُن سے قطعاً کوئی تعرض نہیں کیا گیا۔ اور پھر آہستہ آہستہ جوں جوں ان لوگوں کو اسلام کے متعلق شرح صدر ہوتا گیا۔ وہ اپنی مرضی سے مسلمان ہوتے گئے ایسے لوگوں کی تعداد سینکڑوں بلکہ شاید ہزاروں تھی۔ چنانچہ صفوان بن امیہ جو کہ مکہ کے رئیس اُمیہ بن خلف کا لڑکا تھا اور اسلام کا سخت دشمن تھا وہ بھی فتح مکہ کے موقع پر مسلمان نہیں ہوا۔ اور کفر کی حالت میں ہی آنحضرت صلعم کے ساتھ ہو کر غزوۂ حنین میں شریک ہوا۔ حنین میں اور بہت سے مشرک بھی شریک ہوئے تھے لیکن پھر آہستہ آہستہ آنحضرت صلعم کے حسن اخلاق سے ان پر اسلام کی حقانیت کھلتی گئی اور بالآخر وہ خود بشرح صدر مسلمان ہو گیا۔"

(اصابہ و اسد الغابہ و استیعاب بحوالہ سیرۃ خاتم النبیین جلد ۳ صفحہ ۵۵)

پس فتح مکہ کا واقعہ اور اس کا ہر پہلو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے آزادی ضمیر کے عظیم علمبردار ہونے پر شاہد ناطق ہے۔

حجۃ الوداع کا دائمی اعلان

فتح مکہ کے بعد ۱۰ھ ہجری میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لاکھ بیس ہزار صحابہ و صحابیات کی معیت میں حجۃ الوداع ادا فرمایا۔ اس موقعہ پر آپ نے اسلام کے جس دائمی چارٹر کا اعلان فرمایا وہ بھی آزادی ضمیر اور انسانی مساوات کا تاریخی اور بے مثال نمونہ ہے۔ اس میں آپ نے فرمایا کہ

"تمام آدم زاد برابر ہیں
کلکم بنوا آدم و آدم من تراب
تم سب آدم کے فرزند ہو اور آدم مٹی سے پیدا ہوئے ہیں اس لئے تم سب برابر ہو تقویٰ کی بناء پر ہی فضیلت ہوتی ہے ورنہ کوئی عجمی کسی عربی پر اور کوئی عربی کسی عجمی پر کوئی فوقیت نہیں رکھتا"

حجۃ الوداع کے چند ماہ بعد حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔ انسانیت کے نجات دہندہ امام انسانوں کے محسن اعظم اور ہمارے محبوب آقا آزادی ضمیر کے عظیم علمبردار وفات پا گئے

انا للہ و انا الیہ راجعون
اللھم صل علی محمد و آلہ و بارک وسلم۔

انسانی ضمیر کی آزادی کے عظیم علمبردار اس دنیا سے جسمانی طور پر رحلت فرما گئے۔ مگر آپ کی تاثیرات قدسیہ ہمیشہ کے لئے زندہ ہیں آپ کی لائی ہوئی شریعت دائمی طور پر جاری ہے۔ پس آپ زندہ رسول اور آپ کا مشن ہمیشہ کے لئے زندہ و قائم ہے

میں اپنی اس تقریر کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک ایمان افروز بیان پر ختم کرتا ہوں۔ حضور نے تحریر فرمایا کہ:۔

"تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے۔ ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائیگا نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدمزادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہو گی۔ بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے اور اس کے ہمیشہ زندہ رہنے کے لئے خدا نے یہ بنیاد ڈالی ہے کہ اس کے افاضہ تشریعی اور روحانی کو قیامت تک جاری رکھا"

(کشتی نوح صفحہ ۲۰-۲۱)

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُذْكُرُوا مَوْتٰكُمْ بِالْخَيْرِ

محترم شیخ کلیم الرحمان صاحب رضی

میرے پیارے اباجان شیخ کلیم الرحمان صاحب ۲۴/۲۵ مارچ ۱۹۷۱ء کی درمیانی شب ربوہ میں وفات پاکر خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کی وفات سے ایک ماہ ۲۴ دن قبل ہماری والدہ ماجدہ صاحبہ جو حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی رضی کی صاحبزادی اور حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحب رضی آف حاجی پور کی بہو تھیں ہمیں داغ مفارقت دے گئی تھیں۔ والدہ صاحبہ کی وفات کا صدمہ ہی جان لیوا ثابت ہوا۔

میرے والد صاحب نے ۷۸ سال عمر پائی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے صدر انجمن احمدیہ قادیان اور صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان میں ۴۴ سال تک نہایت قابلیت اور بے پایاں اخلاص کے ساتھ خدمت سلسلہ بجا لانے کی توفیق پائی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

آپ کے والد محترم حضرت منشی حبیب الرحمان صاحب رضی آف حاجی پور اور خسر حضرت منشی ظفر احمد رضی کپورتھلوی کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اولین اور جاں نثار ۳۱۳ صحابہ رضی میں شامل ہونے کا شرف حاصل تھا۔ محترم والد صاحب بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے جب آخری سفر لاہور کا اختیار کیا۔ اس زمانہ میں میرے والد صاحب قادیان میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ ایک واقعہ سنایا کرتے تھے کہ وہ ایک مرتبہ اپنے برادر اصغر کے ساتھ مسجد اقصیٰ قادیان سے نماز پڑھ کر واپس آرہے تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے مکان کی کھڑکی سے دیکھا اور ان کا نام لے کر آواز دی قریب آنے پر ارشاد فرمایا کہ اپنی جھولی کرو اور پھر بڑے محبت بھرے انداز سے بہت بڑے سائز کے لڈو میرے والد صاحب اور ان کے چھوٹے بھائی شیخ مسعود الرحمان صاحب کی جھولیوں میں اوپر کھڑکی سے گرا دیئے۔

محترم والد صاحب مرحوم دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا مکمل نمونہ تھے۔ اور آپ کی ساری زندگی اس کی بہترین مثال تھی ابتدا میں آپ ڈیرہ اسماعیل خان میں ایک عہدہ پر معقول مشاہرہ پر ملازم تھے۔ سلسلہ کے ایک بزرگ کی تحریک پر آپ نے اپنی ملازمت کو خیر باد کہا اور خدمت سلسلہ کے جذبہ سے سرشار ہو کر قادیان چلے آئے اور بورڈنگ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں قلیل معاوضہ پر ملازمت قبول کرلی اس کے بعد صدر انجمن احمدیہ کی تقریباً ہر نظارت میں آپ کو کام کرنے کی سعادت نصیب ہوئی اور قریباً نصف صدی تک مسلسل خدمتِ سلسلہ بجا لانے کے بعد آپ نظارت اصلاح و ارشاد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ سے ریٹائرڈ ہوئے۔

آپ بہت سادگی پسند طبیعت رکھتے تھے۔ ستائش سے بے نیاز۔ نمود و نمائش سے کنارہ کش۔ بڑی بے نفسی اور انتہائی جانفشانی سے کام کرنے کے عادی تھے۔

محترم والد صاحب مجسم شکر تھے اور دوسروں کو بھی شکر کی تلقین کثرت سے کرتے رہتے تھے آیت قرآنی لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ اکثر پڑھتے اور ہر صورت حال میں شکر کا کوئی پہلو ڈھونڈ کر خدا تعالیٰ کی حمد کرتے تھے والد صاحب مرحوم قناعت اور صبر کی جیتی جاگتی تصویر تھے۔ اگر آپ کو کسی سے تکلیف پہنچتی یا کسی سے آپ کا کوئی نقصان ہو جاتا تو کبھی بدلہ نہ لیتے بلکہ درگذر فرماتے آپ فرمایا کرتے تھے کہ ہر ایک سے حسن سلوک کرو اور کبھی بدلہ کی توقع نہ رکھو۔ خدا تعالیٰ کسی اور ذریعہ سے تم پر اپنا رحم نازل فرمائے گا۔ خلافت احمدیہ سے کامل وابستگی مرکز سلسلہ سے قلبی لگاؤ شعائر اللہ کی انتہائی تعظیم اور حضرت مصلح موعودؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے والہانہ محبت آپ کی پاکیزہ زندگی کا جزو لاینفک تھا۔

میرے والد صاحب مرحوم مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کی دعاؤں کو شرف قبولیت سے نوازتا تھا اور بہت سی باتوں کے متعلق قبل از وقت خوابوں کے ذریعے اطلاع بھی دیتا تھا۔ اپنے لئے مغفرت اور بخشش کی دعا خود بھی بہت فرماتے اور دوسروں سے بھی ہمیشہ کہتے رہتے۔

آخر میں قارئین الفضل اور سلسلہ کے بزرگوں اور عام احمدی بھائی بہنوں سے درخواست کرتی ہوں کہ میرے مرحوم والدین کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(امۃ الاعلیٰ اہلیہ شیخ لطف الرحمان صاحب راولپنڈی)

محترم میاں نور حسین صاحب مرحوم

میرے والد محترم بزرگوارم نور حسین صاحب رضائے الٰہی سے مورخہ ۱۲/۲ کو اس دارِ فانی سے انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

آپ کے والد ماجد کا نام مولوی محمد رمضان صاحب تھا۔ ان کے آبائی گاؤں کا نام معرجیہ ہے جو ضلع گجرات کے شمال مشرق میں کشمیر کی سرحد کے قریب واقع ہے

جب اللہ تبارک تعالیٰ کسی انسان پر اپنا فضل فرمانا چاہتا ہے تو اس کے لئے اسباب پیدا فرما دیتا ہے جن سے وہ خدائی انعامات کا وارث بن جاتا ہے والد صاحب محترم کے بڑے بھائی سیٹھ محمد الدین صاحب ضلع سرگودہا کے مشہور قصبہ منڈی سلانوالی میں کاروباری سلسلہ میں مقیم تھے۔ والد صاحب محترم کو سیروا فی الارض کا فطری شوق اپنے وطن مالوف سے باہر لے آیا اپنے بڑے بھائی صاحب ہاں منڈی سلانوالی میں کاروباری سلسلہ میں اقامت پذیر ہو گئے اور قصبہ مذکورہ میں اتنا طویل عرصہ گذارا کہ ان کا وطن ثانی ہی بن گیا۔

ان دنوں مکرم ڈاکٹر منظور احمد صاحب ابن مولوی محمد دلپذیر صاحب مرحوم بھیروی بھی منڈی سلانوالی میں ہی رہائش پذیر تھے ڈاکٹر صاحب موصوف نہایت نیک اور خدا ترس انسان تھے۔ اڑوس پڑوس کے غیر احمدی بھی ان کی بڑی عزت و توقیر کرتے تھے اور اپنے بچوں کو قرآن کریم پڑھوانے کے لئے انہی کے ہاں بھجوایا کرتے تھے۔ چنانچہ ہمارے تایا صاحب کے بچے بھی درس قرآن کے لئے ان کے پاس جانے لگ گئے۔ جب والد صاحب محترم کو پتہ چلا کہ میری بھاوجہ بھی اپنے بچوں کو ایک احمدی کے گھر قرآن کریم پڑھنے کیلئے بھیج دیتی ہے تو بھاوجہ کو سختی سے منع کر دیا کہ تم درس قرآن کے لئے بچوں کو مرزائیوں کے گھر کیوں بھیجتی ہو۔ جب بچے درس قرآن کے لئے ڈاکٹر صاحب کے ہاں نہ گئے تو ڈاکٹر صاحب وجہ دریافت کرنے کے لئے گھر گئے۔ جب ڈاکٹر صاحب نے پوچھا کہ فلاں آدمی نے بچوں کو پڑھنے سے روکا ہے تو ڈاکٹر صاحب نے والد صاحب محترم سے تعلق پیدا کیا اور رفتہ رفتہ اپنے ترغیب دینے کی کوشش کی انہیں احمدیت کی تعلیم سے آگاہ کرنا شروع کیا چونکہ والد صاحب نیک فطرت اور بہت نیک تھے اس لئے حق کی بات جلد ہی ان پر آشکار ہو گئی اور بغیر کسی تاخیر کے آپ سلسلہ حقہ میں داخل ہو گئے۔ جب گھر والوں نے یہ خبر سنی تو حیران و ششدر رہ گئے کہ کل تک تو ہمیں احمدیوں سے ملنا پسند رکھنے سے منع کرتا تھا اور آج خود احمدی ہو گیا ہے۔ چنانچہ گھر والوں نے کافی مخالفت کی۔ بہت تکلیفیں اور اذیتیں برداشت کیں۔ گھر سے نکال دیا گیا۔ کاروبار سے علیحدہ کر دیا گیا۔ مگر والد محترم نے ذرہ بھی پرواہ نہ کی اور اسی جگہ محنت و مزدوری کر کے نئی زندگی کا آغاز کیا۔ لوگوں نے بھی کافی مخالفت کی مگر آپ جادۂ استقامت پر مضبوطی سے قائم رہے اور ان کے پائے ثبات میں ذرہ بھر لغزش نہ آئی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ایمان اور اخلاص میں جلد جلد ترقی کرتے گئے۔ جس وقت والد صاحب احمدی ہوئے ان کی عمر تقریباً سترہ اٹھارہ برس کی تھی۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد اپنے وطن بھی نہیں گئے اور نہ ہی اپنے بہن بھائیوں سے کوئی تعلق رکھا۔ ۱۹۵۹ء میں ان کے چھوٹے بھائی پہلی بار ربوہ آئے اور یہاں کا ماحول دیکھ کر حیران رہ گئے۔ والد صاحب کو مجبور کیا کہ گاؤں جا کر اپنی جائیداد کا حصہ لے لو۔ والد صاحب نے فرمایا میں نے ساری عمر بغیر جائیداد کے گزار دی ہے مجھے جس چیز کی ضرورت تھی وہ مل گئی ہے۔ اس پر ہمارے چچا نے جو والد صاحب کے حقیقی بھائی تھے (والد صاحب اپنی دوسری والدہ سے تھے) مجبور کیا کہ اچھا اپنا حصہ مجھے لے دو چنانچہ ہمارے مجبور کرنے پر ایک لمبے عرصہ بعد گاؤں گئے اور اپنے حصہ کی تمام جائیداد اپنے چھوٹے بھائی کو دے دی۔ سلانوالی منڈی میں ڈاکٹر صاحب کی وفات کے بعد آپ اکیلے احمدی رہ گئے۔ آپ نے مرکز قادیان سے اپنے لئے [illegible] رکھا اور علیحدہ [illegible] کر لی ایک مناظرہ ہوا جس سے حالات بدلے جماعت قائم ہوئی اور تب سے خدا تعالیٰ کے فضل سے وہاں جماعت موجود ہے۔

جب ہم بھائی پرائمری سکول کی ابتدائی جماعتیں پڑھ چکے تو اس خیال سے کہ دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ ہماری تربیت بھی ہونی چاہئے اور سلسلہ کے ساتھ تعلق بھی مضبوط ہوتا رہے سلانوالی کو ۱۹۵۲ء میں خیر باد کہہ کر ربوہ میں رہائش اختیار کر لی جبکہ تایا صاحب اب تک سلانوالی میں مقیم ہیں۔ مگر شومئی قسمت سے احمدیت جیسی نعمت سے وہ اب تک محروم ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہمارے والد صاحب کی اس نیک خواہش اور قربانی کو یوں پورا فرمایا ہے وہ اپنی زندگی ہی میں دیکھ گئے کہ ان کے دو بچے خدمت سلسلہ بجا لا رہے ہیں۔ ایک تو عاجز نظارت بیت المال آمد میں بطور انسپکٹر کام کر رہا ہے اور دوسرے میرے بڑے بھائی مکرم رشید احمد صاحب نظارت امور عامہ میں بطور کلرک فرائض بجا لا رہے ہیں۔ چھوٹے بھائی بہنیں مختلف کلاسوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے والد صاحب محترم کو اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے اور ہمیں ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(حمید احمد انسپکٹر بیت المال
صدر انجمن احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

سو فیصد ادائیگی کرنے والے مخلصین

(۶)

نمبر شمار	نام معطی	رقم
۱۵۸۷	مکرم ملک نذیر احمد صاحب مرحوم بذریعہ مرزا احمد بیگ صاحب ساہیوال	۱۲۰۰
۱۵۸۸	" میاں حبیب احمد صاحب صدر گوگیرہ ضلع ساہیوال	۵۰۰
۱۵۸۹	" چوہدری نذیر احمد صاحب آف احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور	۵۰۰
۱۵۹۰	" حکیم عبد المنان صاحب عبد الرحمٰن صاحب آنبہ کمالیہ ضلع شیخوپورہ	۵۰۰
۱۵۹۱	" ملک محمد موسیٰ صاحب " " "	۵۰۰
۱۵۹۲	" چوہدری احمد خان صاحب " " "	۵۰۰
۱۵۹۳	" محمد یوسف صاحب محمد یونس صاحب بھکی " "	۵۰۰
۱۵۹۴	" ملک محمد شفیع صاحب مرحوم دار الرحمت وسطی ربوہ	۵۱۵
۱۵۹۵	" صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب ربوہ حال کراچی	۱۰۰۰
۱۵۹۶	محترمہ بیگم صاحبہ " " " "	۵۰۰
۱۵۹۷	" سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ بیگم مکرم سید سعید احمد صاحب لاہور کینٹ	۵۰۰
۱۵۹۸	مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب اکونٹنٹ جڑانوالہ	۵۰۰
۱۵۹۹	" چوہدری اکبر علی صاحب چک ۱۷۲/T.D.A ضلع مظفر گڑھ	۵۰۰
۱۶۰۰	" محمود احمد صاحب چک ۲۷۵/ای ب ضلع لائل پور	۵۰۰
۱۶۰۱	" محمد اسلم صاحب ایاز باندھی ضلع نواب شاہ	۵۵۰
۱۶۰۲	" چوہدری محمد صادق صاحب چک ۸۹/D.B ضلع بہاولپور	۵۰۰
۱۶۰۳	محترمہ امۃ الرحیم نگہت صاحبہ واہ کینٹ	۵۱۰
۱۶۰۴	مکرم سید انور احمد صاحب شریفی بہاولپور	۵۰۰
۱۶۰۵	" عبد اللطیف صاحب اعوان "	۵۰۰
۱۶۰۶	" ڈاکٹر کیپٹن مبارک احمد صاحب "	۵۰۰
۱۶۰۷	" رانا مبارک احمد صاحب "	۵۵۵
۱۶۰۸	" محمود احمد صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نوشہرہ	۵۰۰
۱۶۰۹	" مرزا عبد الحفیظ صاحب نوشہرہ چھاؤنی	۵۰۰
۱۶۱۰	" سید نجم الحق صاحب ایڈووکیٹ سکھر	۵۰۰
۱۶۱۱	" قاضی محمود الحسن صاحب ساہیوال	۵۰۰
۱۶۱۲	" چوہدری سلطان احمد صاحب فیملی پلاننگ ڈیپارٹمنٹ ساہیوال	۵۰۰
۱۶۱۳	" " نور الدین صاحب جہانگیر مرحوم ساہیوال	۵۰۰
۱۶۱۴	" حاجی احمد صاحب بلوچ نور نگر فارم ضلع تھرپارکر	۵۰۰
۱۶۱۵	" جعفر خان صاحب بلوچ " " " " "	۵۰۰
۱۶۱۶	" چوہدری غلام حیدر صاحب بھٹی بذریعہ پسران عبد الرحمٰن، عبد الشکور صاحبان میانوالی	۵۰۰
۱۶۱۷	" مبشر احمد صاحب چیمہ چک ۸۸ شمالی ضلع سرگودھا	۵۰۰
۱۶۱۸	" عبد الماجد صاحب ایس۔ڈی۔او ملتان	۷۰۰
۱۶۱۹	" چوہدری عبد الرحیم صاحب ملتان	۵۰۰
۱۶۲۰	" " عبد الرزاق صاحب (مرحوم) ملتان	۵۰۰
۱۶۲۱	" شیخ جلیل احمد صاحب ملتان	۵۰۰
۱۶۲۲	" ڈاکٹر ارشد محمود صاحب "	۵۰۰
۱۶۲۳	محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ "	۵۰۰
۱۶۲۴	مکرم میاں گل محمد صاحب لیبر آفیسر لائل پور	۵۰۰
۱۶۲۵	" عبد الحفیظ صاحب ایڈووکیٹ ملتان	۵۰۰
۱۶۲۶	" چوہدری عبد الرحمٰن خان صاحب "	۵۰۰
۱۶۲۷	" ملک ناصر احمد صاحب مجوکہ "	۵۰۰
۱۶۲۸	" ڈاکٹر بشیر احمد صاحب شاد بذریعہ افضال احمد صاحب کوئٹہ	۵۰۰
۱۶۲۹	" عبد الرشید صاحب فاروقی کوئٹہ	۵۰۰

(باقی)

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی اکیسویں سالانہ تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام امسال سالانہ تربیتی کلاس مورخہ ۱۹ اپریل تا ۳ مئی ۱۹۷۴ء ایوانِ محمود ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ مطابق ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کلاس میں ہر مجلس کی نمائندگی ضروری ہے۔

شامل ہونے والے خدام یہ پندرہ دن مرکزِ سلسلہ کے پاکیزہ ماحول میں گذاریں گے۔ قرآنِ کریم، حدیث، فقہ، عقاید اور عربی بول چال کے علوم براہِ راست علماءِ سلسلہ سے سیکھ سکیں گے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات اور حضور کے زندگی بخش کلمات سے مستفیض ہو سکیں گے۔

قائدین کرام بھرپور جدوجہد کر کے زیادہ سے زیادہ خدام کلاس میں بھجوائیں۔ ایسے خدام کے بھجوانے میں خاص طور پر کوشش کی جائے جو اس سے قبل کلاس سے مستفید نہ ہو سکے ہوں۔ نیز امسال میٹرک کا امتحان دینے والے خدام کو خصوصی تحریک کی جائے۔ خوراک اور رہائش کا انتظام بذمہ مرکز ہوگا۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

سابقون میں شامل ہونے کا ایک سنہری موقع

مشن ہائے بیرون کی بعض اہم ضروریات کا تقاضا ہے کہ تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لینے والوں کا بیشتر حصہ سال کے ابتدائی حصہ ہی میں ادائیگی کا انتظام کرے۔ اس لئے ہمارے محبوب امام حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے مارچ تک اپنا سالم چندہ ادا کرنے والوں کو سابقون کے لقب سے نوازا ہے۔

دفتر ہذا کا دستور ہے کہ ۳۱ مارچ تک وصولی کی اسم وار فہرست حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بغرض دعا پیش کی جاتی ہے۔

پس تمام جماعتوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے وعدوں کی رقوم ۳۱ مارچ تک ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں اور حضور اقدس کی خصوصی دعاؤں کے حقدار بنیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

درخواستہائے دُعا

۱۔ مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب اسٹیشن ماسٹر پیجووالی اچانک دمہ کے دورہ میں مبتلا ہو گئے ہیں بعض اوقات طبیعت تشویشناک حد تک خراب ہو جاتی ہے۔

۲۔ مکرم چوہدری دین محمد صاحب پریس رپورٹر ساہیوال کے چھوٹے بھائی رانا مسعود احمد صاحب عمر قریباً ۸ سال کو باؤلے کتّے نے کاٹ کھایا ہے۔ نیز ان کے والد محترم دمہ کے مریض ہیں۔

۳۔ مکرم چوہدری محمد علی صاحب ظفر دار الرحمت شرقی ربوہ کا میو ہسپتال لاہور میں آنکھ کا اپریشن ہوا ہے۔

۴۔ مکرم چوہدری احمد دین صاحب سمبڑیال ضلع سیالکوٹ کو دو ماہ ہوئے ٹانگ پر چوٹ لگ گئی تھی۔ ابھی تک صاحبِ فراش ہیں۔

احباب ان سب مریضوں کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دُعا فرمائیں۔

بواسیر خونی و بادی
PILES.
مکرمی ڈاکٹر نذیر احمد صاحب لاکھا روڈ سندھ نے لکھا ہے "خاکسار نے بواسیر خونی و بادی ہر دو اقسام کیلئے پریکٹس کے دوران چار مریضوں کو آپکی دوا پائلز کیور ۱۰/- PILES CURE. استعمال کروائی بفضلہ تعالیٰ چاروں مریض صحتیاب ہو گئے۔ الحمد للہ اس کامیاب مجرب دوائی کی ایجاد پر آپکو مبارکباد پیش کرتے ہوئے نہایت خوشی محسوس کر رہا ہوں"
مفید دواؤں کا رسالہ مفت منگوائیے!
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی
ہیڈ آفس:۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

جانوروں کے اپھارہ کا موسم زوروں پر ہے
اکسیر اپھارہ کاسٹک
ہر زمیندار کے پاس ہونا ضروری ہے۔ بفضلہ تعالیٰ ایک پیکٹ سے اپھارہ غائب۔ فی پیکٹ ایک روپیہ۔ درجن یا زیادہ پر ¼ کمیشن۔ دو درجن سے زیادہ مال پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی۔
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی
ہیڈ آفس:۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ
فون نمبر ۶۰۶/۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اب انتہائی کوشش اور جدوجہد کی ضرورت ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ سال جب کہ صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ختم ہونے میں چند ایام باقی تھے۔ جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا:

" صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ختم ہونے کو ہے۔ سالِ رواں کا بجٹ پورا کرنے میں تقریباً تین ہفتے باقی رہ گئے ہیں اِس لئے اب انتہائی کوشش اور جدوجہد اور پوری لگن سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔ چند روز ہوئے مَیں نے جماعتوں کے امراء اور مربّی صاحبان کی طرف خطوط بھی بھجوائے تھے کہ وہ بجٹ کو پورا کرنے کی طرف توجہ دیں۔ بجٹ بہرحال پورا ہونا چاہیئے نہ صرف پورا ہونا چاہیئے بلکہ حسبِ روایات سابقہ بجٹ سے زائد رقم وصول ہونی چاہیئے کیونکہ مومن کا قدم پیچھے نہیں ہٹتا بلکہ ہمیشہ آگے ہی بڑھتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰؍ اپریل ۱۹۷۳ء)

حضور کے مندرجہ بالا الفاظ ہمارے لئے مشعلِ راہ ہیں۔ عہدیدار اصحاب کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ حضور کے ارشادات کو ملحوظ رکھ کر انتہائی کوشش فرمائیں کہ ان کی مالی قربانیاں بجٹ کی حدود سے آگے بڑھ کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کی توفیق پاویں۔ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

دھیر کے و گولیکی ضلع گجرات میں کامیاب تربیتی جلسے

نظارت اصلاح وارشاد کے زیرِ اہتمام مورخہ ۸ تا ۹ ؍ ۳ ؍ ۷۴ جماعتِ احمدیہ دھیر کے کلاں اور جماعتِ احمدیہ گولیکی ضلع گجرات میں نہایت کامیاب تربیتی جلسے منعقد کئے گئے۔ مرکزِ سلسلہ سے محترم قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اشاعت لٹریچر و تصنیف و مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد جلسوں میں شامل ہوئے۔ جماعتِ احمدیہ دھیر کے میں دن اور رات کے وقت دو اجلاس ہوئے گولیکی میں ۹؍ ۳ ؍ ۷۴ کو بوقت شب ایک اجلاس ہوا جو آٹھ بجے شب سے لے کر ۱/۲ ۱۱ بجے شب تک جاری رہا۔

اردگرد کی جماعتوں کے احباب بھی ان اجلاسوں میں شرکت کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ حاضری کے لحاظ سے بھی یہ اجلاس بفضلہ تعالیٰ بڑے کامیاب تھے۔ باہر سے آنے والے مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام کیا گیا۔

اِن جلسوں میں مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد، محترم قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اشاعت لٹریچر و تصنیف اور خاکسار نے تقاریر کیں۔

(نصیر احمد ناصر مربی سلسلہ احمدیہ)

فوج میں شارٹ سروس کمیشن

ایسے امیدوار جن کی عمر یکم مئی ۱۹۷۴ء کو ۳۵ سال سے زیادہ نہ ہو اور کم از کم سیکنڈ ڈویژن میں ایم۔ اے (سائیکالوجی) ہوں اور پوسٹ گریجوایٹ ریسرچ یا ڈاکٹریٹ بھی اضافی قابلیت تصور ہوگی بطور سائیکالوجسٹ فوج میں سیکنڈ لیفٹیننٹ لئے جاسکیں گے۔ انٹرویو کے لئے راولپنڈی جانا ہوگا۔ درخواست فارم AG برانچ (F.A.-3) یا GHQ راولپنڈی کا ریکروٹنگ دفاتر اور سٹیشن ہیڈ کوارٹرز سے منگوائے جاسکتے ہیں۔ تفاصیل تنخواہ و دیگر کوائف و شرائط کے لئے ملاحظہ فرمائیں پاکستان ٹائمز ۱۵؍ ۳ ؍ ۷۴۔ درخواستوں کی آخری تاریخ ۳۰؍ ۳ ؍ ۷۴۔ قبل ازیں انٹرویو کے بعد جن کو منتخب نہیں کیا گیا تھا وہ درخواست نہ بھجوائیں۔

(پاکستان ٹائمز ۱۵؍ ۳ ؍ ۷۴) (ناظر تعلیم)

درخواستِ دعا:- خاکسار کے بچوں کے (سکول، کالج اور یونیورسٹی) کے امتحانات شروع ہونیوالے ہیں علی الخصوص سب سے بڑا لڑکا عزیزم سیّد نصیر احمد سلمہٗ ایم۔ ایس سی سسٹم انجنیئرنگ کا فائنل امتحان دے رہا ہے۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ سب بچوں کی اعلیٰ اور نمایاں کامیابی کے لئے دعا کریں۔

سید بشیر احمد
۱۸۔ کینز روڈ۔ کرائیڈن۔ لندن

لاہور کے ایک مخلص اور مستعد احمدی نوجوان کی وفات

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ لاہور کے ایک مخلص اور مستعد احمدی نوجوان عزیز مبارک احمد صاحب بی۔ اے معتمد مجلس خدام الاحمدیہ قیادت دہلی گیٹ لاہور ابن مکرم محمد لطیف صاحب حلقہ بھاٹی گیٹ لاہور دو ماہ تک بلڈ پریشر اور بلڈ یوریا کے مُہلک عارضہ میں مبتلا رہنے کے بعد ۱۸۔۱۹ مارچ کی درمیانی شب کو ڈیڑھ بجے لاہور میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

عزیز مرحوم مکرم محمد صدیق صاحب شاکر سیکرٹری وقفِ جدید جماعتِ احمدیہ لاہور کے بھتیجے تھے اور محترم غلام نبی صاحب کمپوزیٹر مرحوم و مغفور کے پوتے تھے۔ سلسلہ کے اور خدام الاحمدیہ کے کام بڑی مستعدی، اخلاص اور شوق سے کرتے تھے۔ گذشتہ سال کچھ عرصہ تک قائمقام قائد کے طور پر بھی کام کرتے رہے۔ ۲۸ سال ۸ ماہ عمر پائی۔ بیماری کا علم ہونے پر ہر ممکن علاج کیا گیا مگر افسوس ہے کہ جان بر نہ ہوسکے۔

مرحوم کا جنازہ لاہور سے ربوہ لایا گیا جس کے ہمراہ سوگوار افرادِ خاندان کے علاوہ مرحوم کے متعدد غیر از جماعت دوست بھی ربوہ آئے۔ ربوہ آنے سے پہلے لاہور میں محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احبابِ لاہور شامل ہوئے۔ ۱۹؍ مارچ کو بعد نماز مغرب محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ احمدیہ نے ربوہ میں مسجد مبارک سے ملحقہ میدان میں نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خاص اجازت سے قبرستانِ عام کے قطعہ خاص میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے دعا کرائی۔

عزیز مرحوم کی عین جوانی کی عمر میں وفات مرحوم کے والدین، چار بھائیوں، دو بہنوں اور دیگر تمام افرادِ خاندان کے لئے بہت اندوہناک صدمہ ہے۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز مرحوم کی مغفرت کرے۔ اسے اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور جملہ سوگوار لواحقین کو اپنے فضل سے صبرِ جمیل عطا فرمائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین

اخبارِ احمدیہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

نے اہم تقاریر فرمائیں۔ مقامی احباب اور مستورات نے بکثرت اس میں شمولیت کی۔ ۱ بجے قبیل دوپہر دعا پر یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(قدرے تفصیلی روداد انشاء اللہ آئندہ پیش کی جائے گی)

ربوہ میں یومِ پاکستان کی تقریب

۲۳ مارچ کو یومِ پاکستان کی مبارک تقریب ربوہ میں اہتمام کے ساتھ منائی گئی۔ صبح مساجد میں استحکامِ پاکستان کے لئے دعائیں کی گئیں۔ دفاتر صدر انجمن احمدیہ و تحریکِ جدید۔ ایوانِ محمود اور دیگر عمارات پر پاکستانی پرچم لہرایا گیا اور رات کو مختلف مساجد اور عمارات پر چراغاں کیا گیا مختلف اداروں کی طرف سے کھیلوں کا اہتمام بھی کیا گیا۔

ربوہ کے اطفال کے کبڈی کے میچ بھی ہوئے جن میں اچھے کھیل کا مظاہرہ کیا گیا۔

گمشدہ سند

میری سند جو مجھے ایس وی کے امتحان منعقدہ ۱۹۵۹ء کے پاس کرنے پر ملی تھی اور جس پر رول نمبر ۱۸۲/۱۹۵۹ء رجسٹرڈ نمبر ۲۰۶/۱۹۶۰ درج ہے کہیں گم ہوگئی ہے جن صاحب کو ملے مندرجہ ذیل پتہ پر بھیج کر ممنون فرماویں۔

(امۃ الحمید بشریٰ معرفت مرزا رفیق احمد صاحب اوورسیئر کنٹونمنٹ بورڈ آفس سرگودھا چھاؤنی)

گمشدہ رسٹ واچ

ایک رسٹ واچ (لاریکس) جس کا فیتہ سیاہ ہے محلہ دارالرحمت وسطی و شرقی کے درمیان کہیں گر گئی ہے جن کو ملے مجھے پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

(برکت اللہ درد پوسٹل پنشنر دارالرحمت شرقی ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲